THE LAST PROPHET

Allama Butta Mall

خاتم النبیّین

من تصنیف

علامہ بُوٹا مل

1948

www.noor-e-hayat.com

The Last Prophet

By

The Late Rev. Buta Mall

سب نبیوں اور توریت نے یوحنا تک نبوت کی

(انجیل شریف بہ مطابق راوی متی ۱۱: ۱۳)

خاتمُ النبیِن

من تصنیف

از پادری بُوٹا مل

1948

اعلان

رسالہ خاتم النبیین ایک تازہ تصنیف اور نیا مسیحی حربہ ہے۔ بائبل شریف کے مشرح حوالوں سے نبی آخر الزمان کے مسئلہ پر معقول بحث کی گئی ہے۔ سارے رسالہ میں حتی الوسع ناظرین کے علمی اور تاریخی اور مذہبی مذاق کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

ہم نے اپنی بحث کا انحصار بائبل شریف اور صحیح واقعات اور عقل پر رکھا ہے۔ رسالہ خاتم النبیین خلوص دلی اور نیک نیتی سے لکھا گیا ہے۔ اور تعصب اور دلِ آزاری کی بُو سے مبرا ہے۔

المعلن: پادری بوٹا مل

مُبشر انجیل

چکوال

تمہید

انسان مکاشفہ کا محتاج ہے۔انسانی عقل بدوں مکاشفہ بیکار اورالہٰی راز وحقائق کی دریافت میں ناقص اور بے بس ہے۔ عقل خداداد جوہر اور فطری انعام تو ہے اور اس حیثیت میں وہ مکاشفہ کی معاون اور مددگار بھی ہے۔تاہم انسان کی عقل اپنے محیط دائرہ کی حد کے باہر بدوں ہدایت ور ہنمائی کشف آسمانی لاچار اور بے پر ہے۔اور اپنے پرواز میں کمزور اور ناتواں ہے۔ذاتِ واجب لا محدود اور بے انداز ہے۔اور اس کی دانش اور علمِ نہایت عمیق اور اس کے فیصلے ادراک سے پرے اور اس کی راہیں بے نشان ہیں۔"رومیوں ۱۱: ۳۳تا۳۶۔ مگر انسان اس کی ایک مخلوق اور ادنی صنعت اور اپنے اخلاق کے عمیق علم اور مرضی کی مشورت اور اس کے بھیدوں کے جاننے کے لئے مکاشفہ کا محتاج اور دست انکار ماندن کا مصداق ہے۔انسان کی ضمیر کشفِ آسمانی کی ذراسی تمہید اور صبح صادق کی دھیمی سی روشن کی مثال ہے۔اور آفتاب کی آمد کی تیاری کا جرس ہے اور اس کا نام باطنی شریعت ہے۔رومیوں ۲: ۱۴تا۱۵۔انسان کی ضمیر خدا کی ہستی کا ابتدائی اقرار ہے۔اور اس امر کی گواہ ہے کہ خدا ہے اور یہ کائنات اس کی صنعت اور کاریگری ہے۔زبور ۱۹۔اس سے آگے کارخانہ قدرت کا نظارہ ہے۔قدرت کا یہ کارخانہ طلوع آفتاب کے وقت کی روشنی کے برابر ہے۔اور دن کے پہلے پہر کی طرح صحیفہ فطرت اور ایک عارضی مکاشفہ ہے۔ مگر جس کامل نور آفتاب نصف النہار میں جلوہ گر ہوتا ہے۔اسی طرح الہٰی راز ورموز اور حقائق ومعارف وحی آسمانی کی روشنی کے بغیر جانے نہیں جاسکتے۔ محض ضمیر کی گواہی اور نظارہ قدرت حق شناسی اور روحانی حقائق کی دریافت کے لئے بس نہیں۔اس بات کے لئے کامل مکاشفہ یا وحی آسمانی کی ضرورت ہے۔کیونکہ روحانی باتیں روحانی روشنی سے پرکھی جاتی ہیں۔اور روحانی باتوں کا روحانی روشنی سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔اکرنتھیوں ۲: ۱تا۱۶۔اس واسطے اس بھید کے مکاشفے کے بموجب جو ازل سے پوشیدہ رہا خدا نے اپنے پاک نبیوں کے وسیلے سے سب قوموں پر ظاہر کردیا۔تاکہ وہ خدا کے انتظام کو پہچان سکیں جو اُن کی نجات کے بارے میں تھا۔رومیوں ۱۶: ۲۵تا۲۷۔خدا کی مرضی کی مصلحت کا کامل اظہار اس سلسلہ کشف میں پایا جاتا ہے۔جو بتدریج بنی آدم کو ان نبیوں کی معرفت حاصل ہوا۔جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔عبرانیوں ۱: ۱تا۲۔اعمال ۳: ۲۰تا۲۱اور وہ لوگ روح القدس کی تحریک سے کلام کرتے تھے۔۲پطرس ۱: ۲۱۔اور وہ کلام اپنے اپنے اوقات نزول میں لسان بشری کی صنعت کے ہاتھوں بتدریج ضبط تحریر میں آتا گیا۔اور اپنے کمال کے بعد مصاحف کی صورت میں مخصوص اور ملہم ہستیوں کے طفیل جمع ہوکر خدا کے لوگوں کی امانت اور حفاظت اور تفویض میں رکھا گیا۔اور وہ لوگ خدا کے کلام کے امین اور اس کے بھیدوں کے مختار قرار دیئے گئے۔رومیوں ۳: ۲کرنتھیوں ۴: ۱اس مجموعہ کشف آسمانی کا نام بائبل مقُدس ہے۔

بائبل ٦٦ صحیفوں پر مشتمل ہے جو عبرانی اور یونانی زبانوں میں مختلف وقتوں اور جگھوں میں عنقریب چالیس نادر اور ملہم ہستیوں کے ہاتھ سے لکھے گئے۔جو تعلیم اور الزام اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند ہیں۔۲تمطاؤس ۳: ۱٦۔

اس رسالہ میں مکاشفہ کی ابتدا اور ارتقاء اور انتہا پر معقول بحث کی گئی ہے اور اس حقیقت کا برملا اظہار کیا گیا ہے کہ سلسلہ نبوت کا منصب اور حق حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی نسل کو ہی بخشا گیا ہے۔اور وحی آسمانی کی امانت کے لئے صرف بنی اسرائیل ہی مخصوص ہیں۔اور خاتم النبین کا ظہور بھی اسی موعود نسل سے ہونے والا تھا۔اور وہ آخری نبی سید نا عیسیٰ مسیح ہے۔یوحنا٦: ۱۴،۴: ۲۵۔اسی آخری نبی

نے سلسلہ نبوت اور الہام پر یہ کہہ کر مہر کردی کہ تمام ہوا۔ یوحنا ۱۹: ۳۰ اور جو انتظام خدا نے زمانوں کے پورا ہونے کا کیا تھا۔ مسیح میں سب چیزوں کا مجموعہ ہو گیا۔" افیسوں ۹: ۱تا ۱۰۔

باب اوّل

سلسلہ نبوت

اگلے زمانے میں خدا نے باپ دادوں سے حصہ بہ حصہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانہ کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا۔ عبرانیوں ۱: ۱تا ۲۔ کشفِ آسمانی کا یہ سلسلہ انسان کی ابتداء کے ساتھ اور اس کے برابر کے عہد کا سلسلہ ہے۔ یہ کہنا کہ بائبل کل کی کتاب ہے۔ نہایت ناواقفی کی دلیل ہے۔ بائبل کا مکاشفہ موسیٰ کے عہد سے ہزارہا سال پیشتر کا ہے۔ اعمال ۳: ۲۰۔ بائبل کا اپنا دعویٰ ہے۔ کہ وہ خدا کا ازلی بھید ہے اور انسانِ اول کی پیدائش کے ساتھ اس کشف کی ابتدا ہوئی اور جن پر وحی آسمانی کا نزول ہوا وہ دنیا کی ابتدا میں بنی آدم کے ہادی اور رہنما قرار دئے گئے۔ اس عہد میں انسان کی اصلی حالت اور اس کی برگشتگی اور گناہ کی علت اور نتائج اور خدا کے رحم کے عارضی انتظام اور وسائل کے استعمال کا بیان ہے۔

نبوت اور الہام کا وہ سلسلہ آدم سے حضرت نوح تک کا زمانہ ہے۔ اور یہ اشاروں اور علامتوں کا عہد ہے۔ اس عہد میں خدا نے انسان کی اوائل عمری کے باعث الہیٰ راز اور حقائق کو اشاروں اور علامتوں میں پیش کیا۔ نبوت کا وہ حصہ الہام کی درس گاہ کی ابجد کی پہلی جماعت ہے اور بہت قلیل تعداد کے انسان اس مدرسہ علم الہیٰ کے طالب علم تھے اور اس حصہ میں صرف آدم اور ہابیل اور حنوک اور نوح کا ذکر قابل غور ہے۔

طوفان نوح کے بعد نبوت کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلہ کا آغاز ایک خاندان کے ابتدائی حالات سے ہوا۔ یعنی خدا نے ایک خاندان کو اپنے لئے مخصوص کیا۔ اس خاندان کا سر اور سردار ابراہیم ہے۔ جب نوح کی نسل بابل کے بُرج بنانے میں ناکامیاب رہ کر زمین کے ہر حصے میں پراگندہ ہو گئی۔ اور ان کی زبانوں میں اختلاف پڑنے کے باعث وہ لوگ نوح کے خدا کے بھول گئے اور مادی عناصر کی ہر شے کی پرستش اور عبادت بہ نسبت اس خالق کے جو ابد تک خدائے محمود ہے کرنے لگ پڑے۔ اور خدا نے بھی ان کو چھوڑ دیا کہ وہ اپنی اپنی راہ پر چلیں۔ اعمال ۱۴: ۱۶۔ ابراہیم کی بلاہٹ اس متروکہ دنیا کی تاریکی کے وقتوں میں ہوئی جبکہ سب لوگ اندھیرے میں ٹٹولتے تھے۔ اس چھوڑی ہوئی دنیا اور جہالت کے زمانے میں ابراہیم کو ایک مشعل قرار دیا گیا۔ ابراہیم کے ساتھ خدا نے بڑے قیمتی وعدے کئے۔ اور اس کو ساری دنیا کے لئے برکت کا باعث بنایا۔

عہدِ ابراہیم میں ختنہ کی رسم کی ابتدا ہوئی۔ پیدائش ۱۷: ۹تا ۱۴۔ قربانی کی عبادت کی رسم ابراہیم کو نوح کے عہد سے حاصل ہوئی۔ جو سینہ بہ سینہ نوح کے بیٹے سام کی نسل کے لوگوں کی معرفت ابراہیم کے عہد تک چلی آتی تھی۔ اس لئے ابراہیم اپنی بلاہٹ کے بعد اپنے سارے سفروں میں ہر کہیں عبادت کا مذبح لیتا اور جہاں وہ اپنا ڈیرہ جماتا تھا وہاں قربانی کی رسم کے ساتھ خدا کی عبادت کرتا رہا۔ جو وعدے ابراہیم اور اس کی نسل سے کئے گئے وہ ان لوگوں کی یاد سے جاتے نہ رہے۔ وہ ہمیشہ ان وعدوں کے پورا ہونے کے دنوں کے انتظار میں بیقرار رہے۔ نبوت کا یہ عہد چار سو سال کے عرصہ کا زمانہ ہے۔ اس عرصے میں خدا نے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے ساتھ آمنے سامنے اور پردہ غیب اور فرشتوں کی وساطت سے بھی کلام کیا۔ اور نبوت

اور الہام کی برکت سے انہیں ایسا غنی اور بے نیاز کیا کہ جو کلام ان کے منہ سے فرمایا گیا ان میں سے ایک بھی زمین پر نہیں گری۔ پیدائش ۱۲: ۱تا۴۔ ۲۷: ۲۹، ۴۷ پیدائش ۴۹ باب۔ ان چار سو سال کے ایام میں ابراہیم کی برگزیدہ نسل ختنہ اور قربانی کی رسموں کے علاوہ کسی اور شریعت کی قید اور پابندی نہ تھی۔ مصری غلامی کے دنوں میں تو وہ لوگ قربانی کی عبادت سے بھی محروم تھے۔ اس قسم کی عبادت کے فرض کے ادا کرنے میں وہ سخت مجبور تھے۔ خروج ۸: ۲۶۔ اس زمانے میں بنی اسرائیل کے پاس کوئی لکھی ہوئی کتاب یا صحیفہ نہ تھا۔ صرف خدا کے وعدوں کی یاد سینہ بہ سینہ چلی آتی تھی۔ اور لوگ تقلید کے طور پر یہوواہ کا نام لیتے تھے۔ نبوت کے اس حصے کو وعدوں کا زمانہ اور علم الٰہیٰ اور الہام کی درس گاہ کی پرائمری جماعتوں کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک خاندان کی برگزیدگی کا بیان ہے۔ اور ابراہیم سے یوسف کی وفات تک لوگوں کا احوال اس عرصے میں پایا جاتا ہے۔ اس عہد کے بعد نبوت کے شرعی عہد کا آغاز ہوا۔ اور اسے موسوی عہد نبوت کہا گیا ہے۔ اس عہد کا آغاز موسیٰ کی بلاہٹ سے ہوا اور ملاکی نبی میں اس عہد کا خاتمہ ہوا۔ موسیٰ مصری غلامی کے ظلم کے ایام میں معجزانہ طور پر بچایا گیا۔ اور بنی اسرائیل کے دشمنوں کے محلوں پر ورش پائی اور کامل تیاری کے ساتھ خدا کی اُمت کی رہائی کا وسیلہ بنا۔ حضرت موسیٰ نے کامل ایمان اور وفاداری کے ساتھ چالیس برس تک بنی اسرائیل کی رہنمائی کی۔ نبوت کا یہ عہد گیارہ سو سال کے عرصہ کا سلسلہ ہے۔ اس عہد میں موسیٰ کی مانند کوئی اور نبی بنی اسرائیل میں نہ اٹھا۔ استثنا ۳۴: ۱۰۔ اس عہد میں ایک کامل شریعت موسیٰ کی معرفت کوہ سینا پر سے سنادی گئی جسے موسیٰ کی شریعت یا توریت کہا گیا ہے۔ جو پتھر کی لوحوں کے علاوہ مصاحف کی صورت میں تحریر ہو کر بنی اسرائیل کے کاہنوں اور لاویوں کے سپرد ہوئی۔ استثنا ۳۱: ۹، ۲۴: ۲۶۔ خروج ۱۷: ۱۴، ۲۴: ۴تا۷، ۳۴: ۲۷تا۲۸۔ گنتی ۳۳: ۲۔ استثنا ۲۸: ۶۱۔ اور ان کاہنوں اور لاویوں کو حکم ملا کہ اس شریعت کو سارے لوگوں کو سکھائیں۔ احبار ۱۰: ۱۱۔ استثنا ۳۴: ۹تا۱۳۔ موسیٰ کے بعد سب نبیوں نے ملاکی نبی تک موسیٰ کی شریعت کے ماتحت اور اس کی حمایت میں نبوتیں کیں۔ ملاکی ۴: ۴۔ اس گیارہ سو سال کے عرصہ میں کسی اور شریعت اور آئین الٰہیٰ کا تذکرہ نہیں ہے۔ سب کچھ موسوی شریعت کے ماتحت تھا۔ توریت شریف کے ساتھ بہت سے صحیفے بطور ضمیمہ کے کشفِ آسمانی کی فہرست میں درج ہیں۔ اس ضمیمہ میں مزامیر اور نبیوں کے سب صحیفے شامل ہیں۔ نبوت کا عہد کئی حوادث سے پُر ہے اور پیشگوئیوں اور آئندہ کی خبروں سے بھرا پڑا ہے۔ اس عہد کے سب لوگ آگے کی طرف دیکھتے تھے۔ اور روحانی آرزوں کے لئے پیاسی ہرنی کی طرح جو میٹھے چشموں کی مشتاق ہو تڑپ اور ترس رہے تھے۔ اس عرصے میں بنی اسرائیل آخری نبی کے لئے دن رات آسمان کی طرف نظر اٹھائے ہوئے تھے۔ یوحنا ۱: ۱۹، ۲۱، ۲۵، یوحنا ۶: ۱۴۔ اور یہودی قوم کے علاوہ غیر قوم سامری بھی اس حقیقت کے قائل تھے کہ نبی آخر الزماں کی آمد قریب ہے یوحنا ۴: ۲۵تا۲۶۔ نبوت کے اس سلسلے میں کمال کی طرف بڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ کشفِ آسمانی کا یہ حصہ الہام کے مکتب میں مڈل اور میٹرک جماعتوں کے برابر ہے۔ اس مکتب میں خدا نے گذشتہ وقتوں اور زمانوں سے بڑھ کر اپنے طالبوں کو نجات کا علم اور ادراک بخشا اور لوگ خدا سے تعلیم پا کر اوپر چڑھنے کی تیاری کر رہے تھے۔ آخر میں نبوت کا دورِ جدید آگیا۔ سلسلہ نبوت کا دور جدید نئے عہد نامہ کے پاک فرشتوں کا زمانہ ہے اور یہ آخری نبی کے ظہور اور اس کے اقوال اور افعال کا زمانہ ہے۔ اس عہد سے پہلے توریت اور سب نبیوں نے یوحنا تک نبوت کی۔ اور اس کے بعد خدا کی بادشاہت کی بشارت کی خوشخبری کی ابتدا کی تب اس نے یہ کہا کہ وقت پورا ہو گیا ہے اور خدا کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ۔ مرقس ۱: ۱۵۔ نبوت کا مسیحی عہد الہام کا انتہائی ارتقاء اور وحی آسمانی کی آخری منزل ہے عبرانیوں ۱: ۲۔ اور یہ عہدِ سلسلہ قدیم کا کمال اور خاتم ہے اور خدا نے مسیح میں ہو کے لوگوں سے کلام کیا۔ اور اس کے حواری بھی اس کلام کے ماتحت اسی سے الہام پا کر کلام کرتے اور خدا کی مرضی کا اظہار کرتے تھے۔ گلتیوں ۱: ۱۱تا۱۲۔ ۲پطرس ۱: ۲۱۔ آخر مسیح کے حواریوں نے اس سارے سلسلہ الہام پر مہر کر دی۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۸تا۱۹۔ اور دنیا کے ایمان کی آزمائش کے لئے سیدنا مسیح کی دوسری آمد تک چھوٹے نبیوں کے لئے میدان خالی چھوڑ گئے۔ متی ۷:

۱۵، ۲۴: ۲۴تا۲۵۔ ۲کرنتھیوں ۱۱: ۱۳تا۱۵۔ نبوت کا یہ حصہ انجیلی بشارت کا عہد اور وحی آسمانی کا کالج اور کمال ہے جس میں الہٰی مکتب کے کامل استاد نے وہ تعلیم دی جس سے فاضل یہودی دنگ اور حیران رہ گئے اور انہوں نے اقبال کرلیا کہ مسیح کا کلام بے مثل اور بے نظیر کلام ہے۔ یہ حصہ الہام کی انتہائی حد اور نجات کی ڈگری کی جگہ ہے۔

باب دوم

عہدۂ نبوت

نبوت اور الہام کا منصب خدا کی طرف سے ایک افضل انعام ہے۔ قبل از طوفانِ نوح ہم خاص دو شخصوں کو اس منصب پر ممتاز پاتے ہیں اور دونوں کے حق میں یہ لکھا ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ پیدائش ۵: ۲۲،۶: ۹۔ پہلا شخص آدم کی ساتویں پشت سے حنوک نبی تھا۔ اس مردِ خدا کے حق میں توریت شریف میں صرف اتنا بیان آیا ہے کہ وہ عمر بھر خدا کی رفاقت میں رہا اور تین سو برس نبوت کی خدمت بجالا کر اس دنیا سے غائب ہوگیا۔ پیدائش ۵: ۲۵۔ حضرت حنوک کے بارے میں ایک اور بیان انجیل شریف میں اسی طرح آیا ہے کہ اس نے نبی آخرالزمان کی جلالی آمد کی خبر دی۔ اور یہ فرمایا کہ دیکھو وہ ولاکھوں مقدسوں کے ساتھ آتا ہے۔ یہوداہ ۱: ۱۴آیت دوسرا شخص حضرت نوح نبی ہے جو آدم کی دسویں پشت سے پیدا ہوا۔ انسان کی بدی کے انتہائی دور میں خدا کی طرف سے اس نبی کو بلاہٹ ملی اور اس نے ۱۲۰ برس تک بدکار دنیا میں منادی کی۔ اور خدا کے غضب کے اشتہار کے ساتھ خدا کے فضل اور رحمت کے وسیلے کو بھی پیش کیا۔ اس نے اپنی نبوت کے دنوں میں ایک کشتی تیار کی جس میں اس بدکار زمانے میں صرف نوح ہی کا خاندان داخل ہو کر طوفان سے بچ نکلا۔ اور نوح طوفان کے بعد ۳۵۰ برس زندہ رہا۔ ان آخری دنوں میں نوح کی نبوت کا بہت تھوڑا بیان توریت میں ملتا ہے۔ اور وہ اس کے تینوں بیٹوں کے حق میں اس کا آخری پیغام ہے جو دنیا کے آخر تک قائم رہیگا۔ اور وہ بیان بائبل کی صداقت پر الہٰی مہر ہے۔ پیدائش ۹: ۲۵تا۲۷۔ نوح کی وفات کے بعد نئی اور تاریک دنیا میں نبوت کا عہدہ سام کی نسل سے حضرت ابراہیم کو پہنچا اور اس نے ۷۵ برس کی عمر میں اس منصب کو حاصل کیا۔ اس سے پہلے وہ ملک ارام میں اپنے بُت پرست خاندان میں بسر اوقات کرتا تھا۔ ابراہیم کی اوائل عمری کے حالات بہت کم روشنی میں آئے ہیں۔ اور جو قصے اور فسانے اس کے حالات کے ساتھ منسوب کئے جاتے ہیں وہ ناقابل اعتبار نہیں اور وہ بیانات الہامی بیان سے مطابقت نہیں رکھتے اور جو حالات توریت شریف میں الہام سے حاصل ہوئے۔ انہی پر اعتبار اور وثوق قائم کیا جاسکتا ہے۔ ابراہیم اور اس کے خاندان اور برگزیدہ نسل کے حالات بائبل کی پہلی کتاب مسمی بہ پیدائش کے بارہویں باب سے شروع ہوتے ہیں۔ یہ شخص ۸۶ برس کی عمر تک بے اولاد رہا۔ اور اس عمر میں اس کی بیوی سائرہ کی کنیزہ حاجرہ سے ایک لڑکا ابراہیم کی صلب سے پیدا ہوا اور اس کا نام اسماعیل رکھا گیا۔ اسماعیل کی پیدائش جسمانی تدبیر اور انسانی مشورت سے ہوئی۔ اس لئے یہ تجویز ابراہیم کے خاندان کے حق میں مفید ثابت نہ ہوئی۔ بلکہ اس ناقص تجویز کے باعث ابراہیم کے خاندان میں پھوٹ اور نااتفاقی پیدا ہوگئی۔ آخر خدا کے حکم اور اجازت سے سائرہ کی باندی ہاجرہ اور اس کا بیٹا ابراہیم کے گھر سے نکال دئے گئے۔ اور ابراہیم کا موعود بیٹا اسحاق جو اس کی ۱۰۰ برس کی عمر میں حضرت سائرہ سے پیدا ہوا۔ ابراہیم کی سب چیزوں کا وارث بنا۔ اسحاق کی پیدائش کے وقت سائرہ کی عمر ۹۰ برس کی تھی۔ اس عمر

میں عورتوں کی معمولی عادت نابود ہو جاتی ہے اور سائرہ کا بھی یہی حال تھا۔اس صورت میں اسحاق موعود کی پیدائش معجزانہ تھی۔اور وہ ابراہیم کے بعد سلسلہ نبوت کا ولی عہد مقرر ہوا۔پیدائش ۱۷: ۱۹تا۲۱۔۲۱: ۱۲۔اسحاق کی سوختنی قربانی سے خدا نے ابراہیم کے ایمان کی آزمائش کی اور وہ آزمائش میں کامل نکلا اور ۱۷۵ برس کی عمر پا کر ابراہیم نے رحلت فرمائی۔اور نبوت کی خلافت کا رتبہ اپنے موعود فرزند اسحاق کو سونپ گئے۔اور نبوت کی گدی ہمیشہ کے لئے اسحاق کی برگزیدہ نسل کی میراث ہو گئی۔اور ابراہیم نے اپنا تمام مال اور متاع بھی اسحاق کو دے دیا۔پیدائش ۲۵: ۵تا۱۱۔اسحاق نہایت سعادت مند انسان اور مردِ خدا تھا۔اور خدا کے وعدوں پر اسے پورا بھروسہ اور اعتماد تھا۔وہ اپنی تمام حیات کے دنوں میں خدا کی ہدایت پر چلتے رہے۔اور خدا نے ابراہیم کی طرح اس کے ساتھ بھی بڑے بڑے قیمتی وعدے کئے اور زمین کی ساری نسلوں کے لئے اس کو برکت کا باعث ٹھہرایا۔پیدائش ۲۶: ۳تا۵،۲۴: ۲۵۔اسحاق نے اپنے جیتے جی اپنے بیٹے یعقوب کو برکت دی اور اسے حق وراثت کا شرف بخشا۔حضرت ابراہیم کی طرح اسحاق کے بھی دو فرزند تھے۔جو ربقہ کے بطن سے توام تولد ہوئے اور اسحاق کے پلوٹھے کا نام عیساؤ تھا۔عیساؤ نے روحانی نعمتوں کی قدر نہ کی جس کے باعث وہ روحانی حقِ وراثت سے محروم رکھا گیا۔اور پلوٹھے ہونے کے حق سے گرادیا گیا۔اور حضرت یعقوب برگزیدگی کے طفیل اپنے آباؤ اجداد کی نبوت کی گدی پر قائم ہو گیا۔اور الہامِ نبوت کے جلیل عہدہ پر ممتاز کیا گیا یعقوب کی ساری حیات میں خدا اس کے ساتھ رہا۔اور اسے بڑی برکت دی۔اور اس کے ساتھ بھی اس کے باپ اور دادا کی طرح بڑے بڑے وعدے کئے۔اس کو اسرائیل کا خطاب ملا۔اور وہ ایک بڑی امت کا باپ بنا۔اور اس کی نسل سے انبیاء کا ظہور ہوا۔اس نے اپنی وفات سے پہلے خدا سے الہام پا کر اپنے بیٹوں کے حق میں وہ باتیں بیان کیں جو دنیا کے آخر تک سب پشتوں اور ہر زمانے میں پوری ہوتی آئی ہیں۔اور کئی ایک باتیں ایسی ہیں جو ہنوز ظہور میں آنے والی ہیں۔پیدائش ۴۹ باب۔بوقت وفاتِ حضرت یعقوب ملک مصر میں مسافر تھے اور آخر ۱۴۷ برس کی عمر پا کر اس دارِ فانی سے کوچ کیا اور اپنی اولاد کو اپنے عزیز بیٹے یوسف کے سپرد کر گئے۔اور حضرت یوسف نے بھی دیر تک مصر میں حکمران رہ کر ۱۱۰ دس برس کی عمر میں اپنے باپ دادوں کی راہ اختیار کی اور وفات پا گئے۔یوسف کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کئی پشتوں تک مصر میں رویا اور ہدایتِ آسمانی کے بغیر رہے۔اس عرصے میں بنی اسرائیل مصری غلامی کی آگ میں جھونکے گئے۔آخر خدا نے ان کے دکھوں کو یاد کیا۔اور حضرت موسیٰ کو ان کی رہائی کا وسیلہ بنایا جو بڑی تیاری کے ساتھ نبی کے عہدہ پر بحال کیا گیا اور چالیس سال نبوت کا کام کرتا رہا۔حضرت موسیٰ اسی برس کی عمر میں عہدہ نبوت پر مقرر ہوا۔اور ان کی معرفت کوہِ طور پر ایک کامل شریعت بنی اسرائیل کو دی گئی اور حضرت موسیٰ نے خدا سے الہام پا کر ایک بڑا اہم کام انجام دیا اور دنیا کی ابتدا سے اپنی وفات تک حالات کو قلمبند کیا۔اس مجموعہ الہامات کا نام توریت شریف ہے۔اپنی عمر کے آخری چالیس سال حضرت موسیٰ خدا اور بنی اسرائیل کے درمیان وکالت اور شفاعت کے کام میں لگا رہا۔اور اپنی حین حیات ہی میں یشوع بن نون کو اپنا جانشین مقرر کر کے اور کوہِ پسگاہ پر سے ملک موعود کا نظارہ پا کر اپنے آباؤ اجداد میں جا ملے۔استثنا ۳۴: ۵-۳۔یشوع بن نون کا تقرر اور مخصوصیت الیفر کاہن اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے روبرو حضرت موسیٰ کے ہاتھ رکھنے سے ہوئی اور موسیٰ نے یشوع کی تقرری کے وقت خدا کے حکم اور ارشاد کے مطابق ایک ضروری اور مناسب وصیت بھی کی تاکہ وہ اپنے عہدہ نبوت کی ذمہ داری کو وفاداری سے پورا کرے۔گنتی ۲۷: ۱۹تا۲۷۔یشوع نے ۲۶ سال تک نبوت کا کام انجام دیا اور ملک کنعان کی فتح اور تقسیم کے بعد سکم میں بنی اسرائیل کو آخری نصیحت فرما کر دنیا کو چھوڑ گئے۔اس کی ساری عمر ۱۱۰ برس کی تھی۔یشوع ۲۴: ۲۹۔یشوع کی وفات سے ملاکی نبی تک قریباً ایک ہزار سال کا عرصہ ہے۔اس عرصے میں بنی اسرائیل کے درمیان بہت سے نبی یکے بعد دیگرے مبعوث ہوتے رہے۔اور اپنے اپنے عہدہ نبوت میں بڑی سرگرمی اور وفاداری سے خدا کے پاک پیغام بنی اسرائیل کو دیتے رہے۔اور بعض موقعے ایک ہی وقت میں بہت سے نبی اکٹھے اور ہم عصر رہے اور یہوداہ اور بنی اسرائیل کی سلطنتوں میں علیحدہ علیحدہ نبوت کرتے رہے۔ان نبیوں میں سے بعض کی کتابیں بعد تحقیق کے الہامی سلسلے میں شامل ہیں اور

کئی ایک کی نبوتیں بنی اسرائیل اور یہوداہ کے بادشاہوں کی الہامی تاریخ میں درج ہیں اور ان تاریخ کی کتابوں کو بھی ان میں سے بعض نبیوں ہی نے خدا سے الہام پاکر لکھا۔ نبیوں کے اس بڑے سلسلے میں داؤد اور سلیمان بادشاہت کے منصب پر بھی ممتاز تھے۔ حضرت داؤد کی نبوت کا الہامی مجموعہ مزامیر کی کتاب ہے اور حضرت سلیمان کے نوشتے بھی خدا کی ازلی دانش اور حکمت کے جواہر ریزے ہیں۔ ملاکی نبی کی وفات کے بعد عنقریب ۴۰۰ سو سال تک بنی اسرائیل میں الہام اور کشفِ آسمانی کا سلسلہ بند رہا اور نبوت کے فیض اور انعام سے بنی اسرائیل محروم ہے۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل فارسی حکومت سے نکل کر یونانیوں اور رومیوں کی حراست میں تھے۔ گو اس عرصہ میں بنی اسرائیل غیر اقوام سے سخت ستائے گئے تو بھی وہ نبوت کے دور جدید کے دنوں کے انتظار میں بڑے بیقرار تھے۔ اور آسمان کی طرف آنکھیں اٹھائے ہوئے آخری نبی کا انتظار کرتے تھے۔ لوقا ۱۰: ۲۴۔ اس عرصہ کے آخری دنوں میں ایک ایسا شخص یہودیہ کے بیابان میں آ کھڑا ہوا۔ جس کی نسبت بعضوں نے گمان کیا کہ وہ مسیح موعود اور آخری نبی ہے۔ مگر اس نے خود اپنے حق میں یہ گواہی دی کہ میں اس کے آگے بھیجا گیا ہوں۔ اور کتُبِ مقُدسہ کے الہامی پیغام کے مطابق اس کا ایک رسول اور بیابان میں پکارنے والے کی آواز ہوں یہ شخص نبوت کے دور قدیم کا خاتمہ اور نبوت کے دور جدید کی تمہید قرار دیا گیا۔ یہ زکریا کاہن کا اکلوتا بیٹا اور ہارون کی نسل سے تھا۔ اس شخص کی نسبت سیدنا مسیح کی یہ گواہی ہے کہ توریت اور سب نبیوں نے یوحنا تک نبوت کی۔ متی ۱۱: ۱۱ یہ نبوت کے عہد قدیم کے سب نبیوں سے افضل مانا گیا۔ متی ۱۱: ۱۳ اور جبرائیل کے قول کے مطابق اس نے اپنی نبوت کے ایام میں آخری نبی کے لئے ایک بڑی جماعت تیار کی۔ لوقا ۱: ۱۶ اس کا نام یوحنا بپتسمہ دینے والا ہے۔

نبوت کے دورِ جدید میں یوحنا بن زکریا اور ایلیاہ نبی کا مثیل تھا اور مسیح موعود کے آگے راہ تیار کرنے کے لئے خدا کی طرف سے نبوت کے جلیل منصب پر ممتاز ہوا۔ وہ مسیح کے حق میں یہ گواہی دے کر کہ وہ مسیح موعود اور نبی آخر الزمان ہے ایک ادومی حاکم ہیرودیس کے حکم سے قتل ہو گیا۔ اور یوحنا کے قتل کے بعد اس کے سب پیرو مسیح کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ اور اپنے استاد کی گواہی کے مطابق سیدنا مسیح کے مسیح موعود ہونے کے قائل ہو کر اس کی تعلیم اور کاموں کے آگے جھک گئے۔ اور انہوں نے اقرار کیا اور ایمان لائے۔ کہ سیدنا مسیح مسیح موعود اور آخری نبی ہے۔ بائبل کے سارے سلسلے میں نبوت کا کمال اور خادم سیدنا مسیح ہے۔ وہ پیدائشی مسیح اور نبی ہے اور سب انبیاء سے قدیم ہے۔ یوحنا ۸: ۵۸ اور ازل سے اس عہدہ نبوت کے لئے خدا کا ممسوع ہے۔ یسعیاہ ۶۱: ۱ تا ۲۔ اور سلسلہ قدیم کے سب نبیوں نے اس سے الہام حاصل کیا۔ ۱ پطرس ۱: ۱۰ تا ۱۱۔ اور خدا کا کلام اس کے منہ میں تھا۔ استثنا ۱۸: ۱۵ تا ۱۹۔ یوحنا ۷: ۱۶۔ ۸: ۲۸۔ ۱۲: ۴۹۔ ۱۴: ۱۰ تا ۲۴۔

اور جو پردہ پرانے عہد نامہ کے پڑھتے وقت لوگوں کے دلوں پر پڑا رہتا تھا۔ وہ مسیح کی نبوت کے کمال میں اٹھ گیا۔ ۲ کرنتھیوں ۳: ۱۵ تا ۱۶۔ افسیوں ۳: ۱ تا ۵۔ سیدنا مسیح کے صعود کے بعد اس کے مقُدس حواری اس سے الہام پاکر اس کے کلام کو روح القدس کی تحریک سے پیش کرتے تھے۔ ۲ پطرس ۱: ۲۱۔ اور جس طرح نبوت کے دورِ قدیم میں سب نبی موسوی عہد کے ماتحت نبوت کرتے تھے۔ اسی طرح نبوت کے مسیحی دور میں مسیح کے حواری اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی عیسوی نبوت کے کمال کے زیر سایہ نبوت کی خدمت انجام دیتے تھے۔ اعمال ۱۱: ۲۷ تا ۲۸۔ افسیوں ۴: ۱۱۔ اعمال ۱۳: ۱۔ ۱۲ رومیوں ۱۲: ۶ کرنتھیوں ۱۴: ۱۔ اور آخری مقدس حواریوں کی موت کے ساتھ عہدہ نبوت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے حکم آ گیا کہ اب نبوت ختم ہے۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۸ تا ۱۹۔

باب سوم

نبی آخری الزمان کے حق میں پیشگوئیاں

توریت اور نبیوں کی کتابوں میں جو خبریں آخری نبی کے حق میں آئی ہیں ان کے مفصل بیان کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ان میں بعض خبریں علامتوں اور پیش نشانیوں کے طور پر مقدس نوشتوں میں پائی جاتی ہیں قربانی کی رسم ونوح کی کشتی۔ بیابان میں من کا برسنا چٹان سے پانی کا نکلنا۔ فتح کا برہ، بادل کا ستون، سات شمعدان یہودی مقدس پیتل کا سانپ وغیرہ سب آنے والی حقیقتوں کی علامتیں اور پیش نشانیاں تھیں۔اور بعض پیشگوئیوں کی صورت میں کلام اللہ کے متن میں موجود ہیں اور نبی آخرالزمان کے حسب نسب اور پیدائش اور اس کے اقوال اور افعال کے متعلق صاف اور صریح خبریں ہیں۔اور وہ ایسی روشن اور نمایاں نبوتیں ہیں جو مزید تاویل اور تشریح کی محتاج نہیں آدم اور نوح اور ابراہیم اور اس کی نسل سے جو عدہ کئے گئے۔اور جن کا نمایاں صریح بیان توریت شریف میں پایاجاتاہے۔ان سب کا تعلق آخری نبی یا مسیح موعود کے ساتھ ہے۔دیکھو پیدائش ۳: ۱۵، ۹: ۲۷، ۱۲: ۱تا۳۔ ۱۸: ۱۸، ۲۶: ۴، ۲۸: ۱۴، ۴۹: ۱۰، ۲۱: ۱۲ وغیرہ۔

حضرت موسیٰ نے نبی آخرالزماں کے حق میں یہ خبر دی کہ وہ میری مانند ایک نبی ہوگا۔اور خدا کا کلام اس کے منہ میں ہوگا۔اور اس کا منکر اور جو اس سے منحرف ہوگا وہ ہلاک کیا جائیگا۔استثنا ۱۸: ۱۵تا۱۹۔ موسیٰ سے یحییٰ تک سب نبیوں نے مسیح کے حق میں نبوتیں کیں متی ۱۱: ۱۳۔اور جیسا نبیوں نے پیشتر مسیح کے حق میں خبریں دیں بعینہ اسی طرح پوری ہوئیں۔لوقا ۲۴: ۲۷، ۴۴۔آخری نبی کی پیدائش کی جگہ اور معجزانہ تولد کا بیان میکاہ اور یسعیاہ نبی نے اپنی نبوتوں میں کیا ہے۔میکاہ ۵: ۲۔یسعیاہ ۷: ۱۴۔یسعیاہ نبی نے مسیح کے کمال کو اس طرح پیش کیا ہے کہ ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوتا ہے اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا ہے اور سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی اور اس کا نام عجیب مشیر خدا کے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہے۔یسعیاہ ۹: ۵تا۶۔ لڑکا تولد سے تعلق رکھتا ہے۔یہ مسیح کی انسانیت کا بیان ہے۔بیٹا بخشا گیا ہے بیٹا ازلی مولود ہے۔یہ بیان مسیح کی الوہیت سے تعلق رکھتا ہے۔ مسیح کے کاموں اور اس کے دکھوں کا بیان حضرت داؤد نے زبور میں اور یسعیاہ اور زکریا اور دانی ایل نے کیا ہے۔وہ مسیح ناصری ابن مریم کے سوا کسی اور شخص پر عائد نہیں ہو سکتا اور نہ ہی دنیا کی کوئی تاریخ کسی اور ایسے شخص کا پتہ دیتی ہے جس پر یہ حادثہ واقع ہوا ہو۔یسعیاہ ۵۳ باب زبور ۲۲ دانی ایل ۹: ۲۴تا۲۷۔ زکریا ۱۳: ۷۔یسعیاہ نبی کو یہودی عہد کا انجیلی مبشر کہا گیا ہے۔اس نے مسیح موعود کو ایسے طور سے پیش کیا ہے کہ وہ گناہ کے فدیہ میں موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ مسیح موعود یا آخری نبی کی تمام سوانح حیات کتُبِ عہد عتیق میں پائی جاتی ہے۔اور سیدنا مسیح نے اپنے جی اٹھنے کے بعد اپنے حواریوں کے سامنے تمام پاک نوشتوں کی تفسیر اور تشریح کر دی اور ان پر یہ ظاہر کر دیا کہ کشفِ آسمانی کا سارا بیان میرے حق میں لکھا گیا تھا۔لوقا ۲۴: ۲۷، ۴۵، ۴۷۔

اور اپنی موت سے پہلے بھی سیدنا مسیح نے کئی دفعہ یہودی عالموں اور اپنے حواریوں اور سب پیروؤں کو علانیہ کہہ دیا تھا کہ موسیٰ اور سب نبیوں نے میرے حق میں خبریں دی ہیں۔ یوحنا ۵: ۴۵تا۴۶۔ اور ایسا ہی مسیح کے حواریوں نے بھی اس کے صعود کے بعد دنیا کے سامنے یہ گواہی دی کہ یہودی کتُب مقُدسہ کا سارا بیان مسیح کے حق میں ہے۔ اعمال ۳: ۲۰تا۲۱۔ اعمال ۱۰: ۴۲۔ ا پطرس ۱: ۹تا۱۱۔ اور انہوں نے خود اسی یقین کے ساتھ مسیح ناصری کو نبی آخری الزماں مان کر قبول کیا تھا۔ یوحنا ۱: ۴۵۔ توریت اور نبیوں کی ان خبروں کو بعض محمدی عالموں نے حضرت محمد عربی پر عائد کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر اس بحث میں علمائے محمدیہ نے سخت ندامت اٹھائی اور بڑی شکست کھا کر خاموش رہ گئے۔ اور انجیل میں مسیح کے یہ الفاظ پڑھ کر مسلمان بڑے خوش ہوئے کہ دنیا کا سردار آتا ہے۔ یوحنا ۱۴: ۳۰۔ مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ یہ خبر شیطان کے بارے میں ہے تو چپ کر گئے۔ یوحنا ۱۲: ۳۱۔ آخری نبی کی خبروں کے متعلق مسلمان عالموں کی ملمع سازیوں کی حقیقت بے نقاب ہو گئی۔ اور اس بحث کا نہایت عمدہ نتیجہ نکلا کہ یہودیوں اور مسیحیوں کی کتابوں میں محمد صاحب کا نام اور نشان بھی نہیں ہے۔ محمد صاحب سے چھ صدیاں پہلے سیدنا مسیح کا اپنا دعویٰ ہے کہ توریت اور نبیوں کا سابقہ سارا بیان میرے حق میں ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس کا تاکیدی فرمان ہے کے جھوٹے نبیوں سے خبردار رہنا۔ متی ۷: ۱۵۔ مسیح کے قول کی صداقت کے سامنے کسی اور انسان کا کیا اعتبار ہے کیونکہ وہی صادق القول اور سچا گواہ ہے۔ مکاشفہ ۱: ۵، ۳: ۱۴۔ ۱۹: ۱۱، ۲۲: ۶ اور اس کے مقدس حواریوں نے اس کے اس سچے قول کی تصدیق میں یہودی قوم کے سرداروں کے سامنے اس حقیقت کا علانیہ اقرار اور اظہار کیا کہ مسیح ناصری ہی خاتم النبین ہے۔ اعمال ۳: ۱۲ اعمال ۱۰: ۴۲۔ ا پطرس ۱: ۹تا۱۱۔ پس ہماری تحقیق نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم دنیا میں اس بات کا علانیہ اظہار کریں کہ توریت اور نبیوں اور انجیل مقدس میں سیدنا مسیح اور اس کے حواریوں کے بعد کسی سچے نبی کی آمد کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے مسیح اور اس کے حواریوں کے بعد کسی کا دعویِٰ نبوت حق اور قابلِ وثوق نہیں ہے پس ساری باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو۔ (ا تھسلنکیوں ۵: ۲۱)۔

باب چہارم

نبی آخری الزماں کے ظہور کازمانہ

آخری نبی کے ظہور کے وقت اور زمانہ کے بارے میں بھی توریت اور نبیوں کی کتابوں میں صاف صاف اور صریح بیان پایا جاتا ہے۔اس مضمون کے متعلق پہلی خبر توریت شریف کے پہلے صحیفے میں اس طرح آئی ہے کہ درمیان سے جاتا رہیگا۔جب تک شیلاع نہ آئے۔اور قومیں اس کے پاس اکٹھی ہوں گی۔پیدائش ۴۹: ۱۰ عبرانی زبان میں شیلاع مسیح موعود کا ایک لقب ہے۔اور ساری دنیا کے یہودی ہر زمانہ اس اعتقاد میں متفق ہیں۔کہ اس آیت میں مسیح موعود کی جو یہودیوں کا آخری نبی ہے آمد کی خبر ہے۔اس خبر میں یہ بتلایا گیاہے۔کہ یعقوب کے بیٹے یہوداہ کی سلطنت مسیح کی آمد سے پہلے جاتی رہے گی اور مسیح کی آمد کے وقت یہودی قوم دوسری قوموں کی خراج گزار ہو گی۔اوران کے پاس صرف برائے نام حکومت رہ جائے گی۔یہوداہ کے گھرانے میں سلطنت داؤد کے وقت سے شروع ہوئی۔اور بابل کے بادشاہ نبوکدنصر کی سلطنت کے آٹھویں برس ۶۰۶ قبل مسیح میں یہودی سلطنت کا زور اور اقبال ٹوٹ گیا۔اور ساڑھے چار سو سال تک یہودی سلطنت ملک موعود میں قائم اور بحال رہی۔اور ستر برس کی اسیری کے بعد اس سلطنت کو پھر کبھی وہ عروج حاصل نہ ہوسکا جو اسرائیل کو اسیری سے پہلے حاصل تھا۔اسیری سے واپسی کے بعد فارسیوں اور یونانیوں اور رومیوں کے عہد میں صرف حاکم ان کے پاؤں کے درمیان برائے نام حکمران تھے اور ملک موعود رعایا کے طور پر دیگر اقوام کی نئی آبادی بن چکی تھی۔اور سیدنا مسیح کی پیدائش کے وقت قیصر روم کی طرف سے یہودی قوم کو صرف حق نو آبادیات ہی حاصل تھا۔اور ایک ادومی حاکم ہیرودیس نامی یہودیوں کا برائے نام بادشاہ تھا۔جو ظاہر میں یہودی اور باطن میں بے ایمان تھا۔اس پیشین گوئی کے مطابق آخری نبی کا ظہور قیصران روم کے زمانے میں ہو چکا تھا۔

دوسری خبر نبی آخرالزماں کے ظہور کے وقت کی شاہ بابل نبوکدنظر کے خواب کی تعبیر میں بتلائی جاچکی ہے۔بادشاہ کے خواب کی تعبیر دانی ایل نبی نے خدا سے الہام پاکر شاہی دربار میں کی۔جس کے باعث دانی ایل نبی حکماء بابل میں اول درجہ کا حاکم مقرر کیا گیا۔

اس خواب کی تعبیر میں خدا نے دانی ایل نبی کی معرفت یہ خبر دی کہ سلطنت بابل کا اقبال اور حشمت اور زور مٹنے والا ہے اور فارسی سلطنت بابل کے بعد دنیا میں پھیل جائے گی۔اور فارسیوں کے بعد یونانی قوم دنیا میں حکمران ہو گی۔اوراس کے بعد روم کا ستارہ اقبال آفتاب نصف النہار کی طرح چمکیگا۔اور رومی حشمت اور عروج کے ایام خدا کی بادشاہت کا نمود ہو گا۔اور تھوڑے ہی عرصہ کے اندر سلطنت روم کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ کر دنیا سے ان کا نام ونشان مٹادے گی۔اور خود ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔اور وہی تا ابد رقائم رہے گی۔دانی ایل ۲: ۴۴تا۴۵۔

یہ پیشین گوئی مزید تاویل کی محتاج نہیں۔ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ یہ چار سلطنتیں یکے بعد دیگرے دنیا میں برپا ہوئیں۔ اور ایک دوسری کے بعد دنیا سے مٹ گئیں۔ اور مسیح کی آمد اور اس کی بادشاہت کے عروج کی تاب نہ لا کر ساری سلطنتوں کا صفایا ہو گیا۔ سلطنت بابل ۶۰۶ قبل مسیح میں بڑے عروج پر تھی۔ اور اس کے چھ سو برس بعد رومی سلطنت ساری معلومہ دنیا پر حکمران تھی۔ اور تیسری صدی مسیحی میں روم کی بڑی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور کھلیان کی بھوسی کی مانند ہوا میں اڑ گئی۔ اور پھر اس کا پتہ نہ ملا۔ دانی ایل ۲: ۳۴تا۳۵۔

تیسری مشہور خبر آخری نبی کی آمد کے مقررہ وقت کے بارے میں دانی ایل ۹: ۲۴تا۲۷ میں ہے۔ بابل کی اسیری کے آخری ایام میں جب حضرت دانی ایل اپنی قوم بنی اسرائیل کے گناہوں اور خطاکاریوں کے اقرار کے ساتھ ان کی رہائی اور آبائی اقبال کی بحالی کے لئے دعا میں لگا ہوا تھا۔ تو اس کی دعا کے جواب کے لئے جبرئیل فرشتے کو خدا نے دانی ایل نبی کے پاس بھیجا۔

جبرئیل خدا کی حضوری کا پاک فرشتہ ہے۔ اور خدا اور انسان کے درمیان پیغام رساں ہے۔ لوقا ۱: ۱۹ جبرئیل نے بحکم باری تعالیٰ دانی ایل نبی کو مسیح کی آمد کا ایک ایسا صاف حساب بتلایا۔ جس کے مطابق مسیح کی صلیبی موت تک ۴۹۰ برس کا عرصہ بنتا ہے۔ اور وہ ستر ہفتوں کا حساب ہے۔ دانی ایل ۹: ۲۴تا۲۷۔ ۴۵۷ قبل مسیح میں یروشلیم کے دوبارہ تعمیر کا حکم نکلا۔ اور ۳۴ء میں مسیح کی موت واقع ہوئی۔

اس نبوت میں پہلے سات ہفتے جو ۴۹ سال کا عرصہ ہے۔ ۴۰۸ قبل مسیح میں ختم ہوا۔ اس عرصہ میں عزرا اور نحمیاہ نے شہر یروشلیم کی تعمیر کے کام کو تمام کیا۔ اور اپنی قوم کی مناسب اصلاحیں کیں۔ اور دوسرا عرصہ ۶۲ ہفتوں یعنی ۴۳۴ سال کا زمانہ ہے۔ اور ۲۷ء میں ختم ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں دانی ایل نبی کی دیگر رویتوں کے مطابق یہودی قوم یونانی بادشاہوں کے عہد میں انتہائی ظلم اور ایذا کا شکار رہی۔

تیسرا عرصہ ایک ہفتے کا قلیل زمانہ ہے۔ اور سات سال کا عرصہ ہے۔ اور سیدنا مسیح کی زمینی زندگی کے آخری ایام سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ۳۴ء میں انجام پاتا ہے۔ اس ہفتے میں بدکاریوں کی بابت کفارہ کیا گیا ہے اور ابدی راست بازی قائم کی گئی۔ اور اس نبوت اور رویت پر مہر کی گئی۔ دانی ایل ۹: ۲۷۔

اس نبوت اور الہامی تفسیر اور تاویل کے مطابق خاتم النبیین کا ظہور قیصر اگستس کے عہد میں ہونا چاہیے۔ اور ٹھیک جس وقت سیدنا مسیح یہوداہ کے شہر بیت الحم میں پیدا ہوئے۔ اس وقت روم کا قیصر اگستس ہی ساری رومی دنیا کا شہنشاہ تھا۔ لوقا ۲: ۱تا۱۱۔

حضرت دانی ایل کی کتاب کی نبوت اور رویتوں کے مطابق حجی اور زکریا اور ملاکی نبی کے وقتوں میں مسیح کی انتظاری میں یہودی قوم بڑی بے صبر اور بے قرار ہو رہی تھی۔ خدا نے صاف طور پر ان نبیوں کی معرفت اس امت کو یہ تسلی دی کہ طلوعِ آفتاب کا وقت قریب ہے۔ اور ساری قوموں کی مرغوب چیزیں میسر ہونے والی ہیں۔ اور وہ عہد کا رسول اپنی ہیکل میں ناگہاں آنے والا ہے اور ایلیاہ نبی کا مثیل بھی بہت جلد اس کے آگے راہ تیار کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ اور اس کی آواز بیابان میں سنائی دیتی ہے۔ یسعیاہ ۴۰: ۱تا۳۔ حجی ۲: ۷۔ ملاکی ۴: ۲تا۵۔

آخری خبر نبی آخر الزمان کے ظہور کے وقت عہدِ عتیق کی آخری کتاب ملاکی نبی کے ۴: ۵تا۶ میں پائی جاتی ہے۔ ملاکی نبی کا زمانہ یہودی قوم کے لئے بڑی بے صبری اور بے قراری کا زمانہ تھا۔ ان دنوں ہنوز فارسی بادشاہوں کا عہدِ معدلت تھا اور یہودی نبوت کا دور قدیم قریب الاختتام تھا۔ اور امت اسرائیل اپنے بادشاہ اور آخری نبی کے ظہور کے دن کے لئے ترس اور تڑپ رہے تھے۔ کیونکہ وہ ہیکل کی تعمیر اور یروشلیم کی مرمت سے اب فارغ ہو چکے تھے۔ اور جس گھر میں وہ عہد کا رسول تشریف لانے والا تھا۔ وہ تیار تھا۔ ملاکی ۳: ۱۔

یہودی قوم اس وقت اپنی پہلی حشمت اور اقبال مندی اور داؤد کے تخت کی یروشلیم میں دوبارہ بحالی اور شان کو دیکھنے کے بڑے منتظر اور مشتاق بیٹھے تھے۔ ان کی اس بے قراری کی حالت میں خدا نے ملاکی نبی کی معرفت ان کو یہ تسلی دی۔ کہ آفتابِ صداقت کے طلوع کا وقت قریب ہے۔ جس کے پنکھوں میں شفا ہے۔ ملاکی ۴: ۲ اور اس کے ظہور سے پیشتر ایک اور شخص کی آمد درکار ہے۔ اور وہ ایلیاہ نبی ہے۔ ملاکی ۴: ۵۔ ایلیاہ نبی ملاکی نبی کی نبوت کے ایام سے پانچ سو برس پیشتر ایک آتشی رتھ میں سوار ہو کر آسمانی فضا میں غائب ہو گئے اور اس وقت کے بہت سے انبیاء زادوں نے اس کی بڑی سرگرمی سے تلاش کی۔ کیونکہ وہ یہ سمجھے کہ وہ معمول کے مطابق کسی وادی میں غائب ہے۔ مگر وہ ان کو نہ ملا۔ اور یہودی لوگ اس نبی کے بھی دوبارہ ظہور کے قائل اور معتقد تھے۔ اور جب خدا نے ملاکی نبی کی معرفت یہ خبر دی۔ کہ مسیح کی جلالی آمد سے پہلے ایلیاہ کا آنا ضرور ہے۔ تو یہودی قوم اور بھی اس اعتقاد میں راسخ اور مضبوط ہو گئی۔ یہودی قوم کے عالم کلام کے ظاہری معنوں پر بڑا زور دیتے تھے اور اپنی اس عادت کی تائید میں کتُبِ مقدّسہ کے علاوہ روایات اور احادیث پر بہت بھروسہ رکھتے تھے۔ ایلیاہ نبی کی دوبارہ آمد کے متعلق بھی ان کا یہی حال تھا اور مسیح کے حواریوں میں بھی اس اعتقاد کی رمز موجود تھی۔ متی ۱۱: ۱۰۔ یہودی عالم ملاکی نبی کی نبوت کے مفہوم سے ناآشنا رہ کر مسیح سے منکر اور اس سے منحرف رہے۔ کلام اللہ کا اصلی مفہوم جبرئیل فرشتے نے زکریا کاہن پر ان الفاظ میں ظاہر کر دیا۔ کہ وہ یعنی یحییٰ نبی ایلیاہ کی روح اور قوت میں مسیح موعود کے آگے آگے چلے گا۔ لوقا ۱: ۱۷۔

جبرئیل خدا کی حضوری کا فرشتہ ہے۔ اور نبوت اور الہام کی عالی خدمت میں خدا اور انبیاء کا درمیانی ہے۔ اس نے ملاکی نبی کی پیشین گوئی کی الہامی تفسیر یہ کی۔ کہ دراصل ایک اور شخص ایلیاہ نبی کا مثیل آنے والا تھا۔ اور وہ یحییٰ بن زکریا کاہن ہارون کی اولاد سے ہے۔ اور سیدنا مسیح نے بھی اس صداقت کی تصدیق کی۔ اور اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا۔ کہ ایلیاہ جو آنے والا تھا وہ آچکا ہے۔ اور وہ زکریا کا بیٹا یحییٰ ہے۔ متی ۱۷: ۱۱۔

تاکستان کی تمثیل میں سیدنا مسیح نے یہودی قوم کو صاف صاف جتلا دیا کہ نوکروں سے مراد انبیاء اسرائیل ہیں۔ اور بیٹے سے مراد آخری نبی یا مسیح موعود ہے۔ متی ۲۱: ۳۳تا۴۱۔

عام لوگ جو مسیح کے معجزوں کو دیکھ کر اس پر ایمان لائے۔ وہ سیدنا عیسیٰ ہی کو آخری نبی مانتے تھے۔ یوحنا ۶: ۱۴، ۷: ۴۰۔ کیونکہ یہ لوگ کشفِ آسمانی کی روشنی سے بخوبی منور ہو چکے تھے۔ سامری لوگ جو غیر قوم او یہودی اُمت کی نظر میں نہایت نفرتی اور حقیر اور اچھوت تھے۔ اور توریت کے الہامی ہونے کے معتقد تھے۔ وہ بھی مسیح ناصری کو آخری نبی اور ساری قوموں کی آرزو قرار دیتے تھے۔ یوحنا ۴: ۲۵، ۴۶۔

یہودیوں اور سامریوں کے علاوہ دیگر دنیا کے لوگ اور علم ہیئت کے ماہرین بھی ایک یہودی نبی کو ہی دنیا کا آخری نبی تسلیم کرتے تھے۔ اس لئے کہ اس کی پیدائش کے وقت اس کی خبر ستاروں کے حساب سے پاکر وہ الٹے یہودہ دیس میں سجدہ کرنے کو آئے۔ اور اس کے حضور ہدیئے گزرانے۔ متی ۲: ۱، ۲: ۱۰تا۱۱۔

یہودی قوم نے مسیح کو رد کر دیا۔ اور الہیٰ ارشاد کے بموجب وہ سخت سزا کا شکار ہوئے۔ استثنا ۱۸: ۱۸تا۱۹۔

۷۰ء میں یہودی اُمت کی رومیوں کے ہاتھ سے تباہی اور یروشلیم اور ہیکل کی بربادی اور اس قوم کی موجودہ خستہ حالی اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان کا آخری نبی اور مسیح موعود سیدنا عیسیٰ ہی تھا اور ان کا اب تک اس کی جلالی آمد کے انتظار میں رہنا بھی دلیل اس امر کی ہے کہ آخری نبی اسرائیلی اور ابن داؤد ہی ہے۔

باب پنجم

"کامل شریعت"

خداوند تعالیٰ کی توریت کامل ہے۔ زبور ۱۹: ۷

یہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی۔ یوحنا ۱: ۱۷۔ فرشتوں کے وسیلے سے ایک درمیانی کی معرفت کوہِ طور پر سے سنائی گئی۔ خروج ۲۰ باب اعمال ۷: ۵۳، گلتیوں ۱۹:۳۔

اس شریعت کا نزول نہایت شاندار تھا۔ خروج ۱۹: ۱۶تا ۲۵۔ استثنا ۳۳: ۱تا ۳۔ اور وہ نظارہ ایسا ڈراؤنا تھا۔ کہ بنی اسرائیل اس کی تاب نہ لاسکے۔ اور انہوں نے موسیٰ سے درخواست کی کہ تو ہی ہم سے بول پر خدا ہم سے نہ بولے ایسا نہ ہو ہم مر جائیں۔ خروج ۲۰: ۱۸تا ۲۱۔ عبرانیوں ۱۲: ۱۸تا ۲۱۔

جو شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی وہ کامل شریعت تھی۔ اور اس میں خدا کی مرضی کا کامل اظہار تھا۔ اس شریعت میں دس احکام اخلاقی شریعت کا اختصار ہے۔ اور ان میں خدا کی طرف سے انسان کی نسبت فرماں برداری کا کامل مطالبہ ہے۔ اس شریعت میں خدا اور انسان کے ساتھ کامل محبت رکھنے کی مزید تاکید فرمائی گئی ہے۔ احبار ۱۹: ۱۸۔ استثنا ۶: ۵۔ لوقا ۱۰: ۲۷۔ یہی شریعت دنیا کے آخر تک انسان کے لئے واجب العمل اور اس کی سب روحانی حاجتوں کے لئے درکار ہے۔ اور چال چلن کی آرائش اور خوبصورتی کے لئے بمیثل اور بے نظیر قانون ہے۔ اس شریعت کی موجودگی میں کسی نئی شریعت کی حاجت نہیں۔ اور موسیٰ کے بعد سب نبیوں نے اسی شریعت پر عمل کرنے کی تلقین اور تبلیغ کی اور سب نبی اسی شریعت کے ماتحت اور اسکی حمایت میں نبوت کرتے تھے۔ اور حضرت داؤد نے زبوروں میں اس شریعت کی کاملیت کی گواہی دی۔ زبور ۱۹: ۷۔ ملاکی ۴: ۴ زبور کی کتاب میں ۱۱۹ زبور سب سے بڑا باب اس کتاب کا ہے۔ اور اس میں ۱۷۶ آیتیں ہیں۔ اور اس سارے زبور میں خدا کی شریعت کی بڑائی اور اس کے محاسن کا بیان ہے۔ اور نبوت کے عہد قدیم کے آخر میں ملاکی نبی نے خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کو یہ ہدایت کی کہ تم میرے بندے موسیٰ کی شریعت کو یاد رکھو۔ جسے میں نے سارے بنی اسرائیل کے لئے حورب میں اپنے قوانین اور احکام سمیت سنادیا۔ ملاکی ۴: ۴ اور یہی توریت نبیوں کے صحیفوں سمیت ہر زمانے میں یہودی عبادت خانوں میں پڑھ کر سنائی جاتی تھی۔ اعمال ۱۳: ۱۵۔ سیدنا مسیح نے بھی اس شریعت اور نبیوں کی کتابوں کی تصدیق کی۔ اور اس پر عمل کرنے کی مزید تاکید فرمائی تھی۔ متی ۱۵: ۱۷تا ۲۰۔ مسیح نے اس شریعت کے انتہائی مقصد کو ایسے طور سے پیش کیا کہ اگر کوئی قول اور فعل کے علاوہ خیال میں بھی اس شریعت کا عدول کرتے تو وہ مستوجب سزا ہے۔

مسیح کے پہاڑی وعظ میں اس شریعت کی الہامی تفسیر ہے اور وہ تفسیر شریعت کے مقصد کا کھلا اظہار ہے۔ اس شریعت کی موجودگی میں نہ کسی اور شریعت کی حاجت ہے اور نہ کسی نئی شریعت لانے والے کے لئے جگہ خالی ہے۔ متی ۷: ۱۲۔ کیونکہ جس کی معرفت شریعت دی گئی۔ اور جس نے اس شریعت کی تصدیق کی وہ آپس میں مشبہ اور مشبہ بہ ہیں۔ اور ان دونوں ہستیوں سے منحرف ہونا ایک نہایت ہولناک بات ہے۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۸تا ۳۱۔

اس اخلاقی شریعت کے ساتھ رسمی اور قومی آئین بھی خدا نے بنی اسرائیل کی عبادت اور ملکی انتظام کے لئے عنایت فرمائے۔ رسمی شریعت اخلاقی شریعت کا خول اور چھلکے کی مثال ہے۔اور پھل اور گودے کی حفاظت کے لئے رکھی گئی۔اخلاقی شریعت مذہب کی جان اور اصول ہے۔اور رسمی آئین فروعات میں شامل ہیں۔ جو تعلق درخت کی زندگی میں جڑ اور پتوں کا ہے۔ وہی تعلق اخلاقی اور رسمی شریعت کا آپس میں ہے۔ جڑ ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور پتے ہر موسم میں نئے مہمان ہیں۔ گو رسمی شریعت دوام میں اخلاقی شریعت سے کم قدر ہے۔ تاہم اس میں عبادت کے تمام لوازمات شامل ہیں۔ قربانی اور عیدیں اور ختنہ اور طہارت کی سنجیدگی عبادت کی روح کو بھڑکانے والی رسومات ہیں۔اس شریعت میں بعض آیتیں "آب آمد تمیم برخاست" کی مثال تھیں اور آنے والی نعمتوں کا عارضی اظہار اور سایہ تھیں۔ عبرانیوں ۱۰: ۱تا۱۲۔ کلسیوں ۲: ۱۶تا۱۷۔ وعبرانیوں ۹ باب۔ختنہ اور قربانی کی رسم اور عیدیں اور نئے چاند اور لت و حرمت کے متعلق احکام اسی رسمی شریعت کی قسم سے تھے۔اس شریعت میں بھی کسی طرح کی کمی نہ تھی۔ خدا نے موسیٰ کی معرفت سب کچھ بتادیا کہ کون کون سی باتیں لت و حرمت میں شامل ہیں اور کون کون سی باتیں عبادت میں موثر اور مفید ہیں۔

پس رسمی شریعت کی خوبصورتی میں بھی بائبل کا دین کامل ہے اور کسی ترمیم کا محتاج نہیں۔

تیسری قسم کی شریعت جس کا توریت شریف میں رُعب دار بیان ہے۔ وہ قومی شریعت ہے۔اس شریعت میں فوجداری اور دیوانی مقدمات کے قواعد وضوابط کی تنظیم ہے۔ یہ شریعت حکام اور رعایا کے متعلق ہے۔اور عدل وانصاف اور امن عامہ کی خاطر تعزیرات ہے۔چونکہ کفر اور الحاد اور ظلم اور زیادتی اور ناانصافی کے جرائم اخلاقی شریعت کی شان اور عظمت کی ہتک اور توہین کا ارتکاب ہیں۔اور قومی شریعت ایک ایسی تعزیرات ہے جو اخلاقی شریعت کے توڑنے والوں کو مجرم گردان کر سزاوار ٹھہراتی ہے۔تاکہ لوگ اخلاقی شریعت کے دائرہ عمل میں رہ کر خدا کی عبادت کریں۔اور اس کے عدول سے خدا کی تحقیر اور تکفیر کا باعث نہ بنیں۔رومیوں ۲: ۲۱تا۲۴۔

اس شریعت میں بھی کسی بات کی کمی نہ رہی اور نہ ہی اس میں ترمیم اور تبدیلی کی ضرورت رہی۔اس کے لئے بھی کسی نئے الہام اور نئے نبی کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اب تک تمام بنی نوع انسان کی حکومت میں ایسی شریعت کا رواج اور نفاذ موجود ہے۔ پس جو شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی۔ اور جس کی سب نبیوں نے تلقین کی۔اور جس کی سیدنا مسیح نے تصدیق کی وہ کامل اور غیر متغیر اور لا تبدیل شریعت ہے۔اس کی موجودگی میں غیر کی آواز پر کان لگانا خدا تعالیٰ اور انبیاء کی ہتک اور توہین ہے۔

تتمہ

بنی اسرائیل اور آخری نبی

دنیا کی روحانی فضا میں بنی اسرائیل روشنی کے بلند مینار کی مانند ہیں اور جس طرح نظام شمسی میں آفتاب سیاروں کا مرکز ہے۔ اور اس نظام کے سیارے آفتاب ہی سے منور ہیں۔ اسی طرح اُمت اسرائیل دنیا کی سب قوموں کے لئے الہٰی روشنی کا مرکز اور کشفِ آسمانی کی شعاعیں ہیں۔ یسعیاہ ۴۹: ۱تا ۶۔

اور خدا نے بنی اسرائیل کے نبیوں کو یہ حق اور اختیار بخشا کہ وہ قوموں اور بادشاہتوں کو اکھاڑیں اور گراویں اور بناویں اور بچاویں۔ یرمیاہ ۱: ۱۔ ۱۰: ۵۰۔

بنی اسرائیل خدا کی موعود اُمت اور برگزیدہ لوگ ہیں۔ جو وعدے ان کے آباؤاجداد سے ان کے حق میں کئے گئے۔ خدا ان سب میں وفادار رہا۔ جب وہ شاہِ مصر فرعون کے بس اور اختیار میں آگئے اور غلامی کی آگ میں جھونکے گئے۔ اس وقت خدا نے اپنی بڑی قدرت اور بڑھاتے ہوئے بازو سے ان کی پشت وپناہ کی۔ اور ان کو مصریوں کے ظلم اور ایذا سے نجات بخشی۔ اور موعود سرزمین کے بُت پرست بادشاہوں کو اس سرزمین سے فارغ کر کے انہی کو اس ملک کا ہمیشہ کے لئے وارث بنایا۔ اور ان کے دشمنوں سے ان کی جگہ آپ جنگ کرتا رہا۔ اور الہام اور نبوت کے انعامات اور منصبِ جلیلہ پر ان کو ممتاز کیا۔ اور دنیا کی سب قوموں پر ان کو فضیلت بخشی۔ اور مذہب اور روحانی باتوں کے باب میں بڑے عظیم الشان کارنامے اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور بڑے بڑے ممتاز اور معزز انبیاء کا انہی میں سے ظہور ہوا۔ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور یوسف وموسیٰ، یشوع، سیموئیل اور داؤد اور سلیمان اور الیاس اور دانی ایل وغیرہ انہی کے آباؤاجداد اور فخر اور ناز تھے۔ اور لے پالک ہونے کا حق اور جلال اور عہود اور شریعت اور عبادت اور وعدے انہیں کے ہیں۔ اور قوم کے بزرگ انہیں کے ہوئے ہیں۔ اور جسم کی روسے مسیح بھی انہی میں سے ہوا۔ جو سب کے اوپر اور ابد تک خدائے محمود ہے۔ آمین۔ رومیوں ۹: ۴تا۵۔ یعنی آخری نبی کا جسمانی رشتہ اور تعلق اسی ہی قوم کے ساتھ تھا۔ نبی آخری الزمان کا ظہور یہوداہ کے فرقے داؤد کے خاندان سے خدا کی ازلی مشورت میں قرار پاچکا تھا۔ اور اس کے بے پدر پیدائش اور جائے تولد کی خبر اسرائیلی نبیوں ہی کی معرفت دی گئی۔ یسعیاہ ۷: ۱۴۔ میکاہ ۵: ۲۔ یسعیاہ ۱۱: ۱تا۹۔ یرمیاہ ۲۳: ۵تا۶۔ یسعیاہ ۹: ۲تا۵۔

سیدنا مسیح نے مسرف بیٹے کی تمثیل میں بنی اسرائیل کو بڑا بیٹا قرار دے کر ان کی فضیلت پر غیر معمولی اضافہ کر دیا۔ لوقا ۱۵ باب اور ایک صور فینکی عورت کی درخواست کے جواب میں مسیح نے یہودی قوم کو فرزندیت کا رتبہ دے کر دیگر اقوام کو ان کے در کا گدا بنا دیا۔ متی ۱۵ باب ۲۵تا۲۷۔

بنی اسرائیل کی موجودہ خستہ اور تباہ حالی میں بھی ان کا صیہونی جوش تعریف کے قابل ہے۔ ان کا ایمان ہے کہ وہ کسی ملک موعود میں جو ان کا آبائی وطن ہے پھر آباد ہوں گے اور وہاں دائمی صورت میں اپنی بادشاہت قائم کریں گے اور داؤد کا تخت یروشلیم میں پھر بحال ہوگا۔ اور مسیح ابن داؤد کا بادشاہ ہوگا۔ اس کی سلطنت ابدی سلطنت ہوگی۔ ہوسیع ۳: ۴۔ یسعیاہ ۹: ۷۔ دانی ایل ۷: ۱۴۔ وہ اپنی آخری بحالی کی امید پر دنیا میں ہر قسم کی تکلیف اور

آزمائش کی برداشت صبر سے کررہے ہیں۔اور اسی امید پر دنیامیں زندہ ہیں۔وہ ضرور اپنی گمراہی اور سخت دلی سے ایک دن تائب ہوں گے اور غیر اقوام کی میعاد کے پورا ہونے کے بعد سب نجات یافتہ ہوں گے۔اور نبی آخر الزمان کی آمدِ ثانی کے وقت وہ اپنی کھوئی ہوئی حشمت اور اقبال کو دیکھ کر شاداں ہوں گے۔

چنانچہ لکھاہے کہ چھڑانے والا صیہون سے نکلیگا۔اور بے دین کو یعقوب سے دفع کرے گا۔یسعیاہ ۵۹: ۲۰تا۲۱۔رومیوں ۱۱: ۲۵تا۲۶۔

تمت بالخیر

پادری بوٹا مسل مبشر انجیل (مرحوم)